https://farid.ps/articles/gaza_tribunal/ur.html

غزہ اور فلسطین میں اسرائیل کے جرائم کے لیے ایک ٹریبونل

جب غزہ کا محاصرہ بالآخر ٹوٹ جائے گا اور صحافیوں، اقوام متحدہ کے تفتیش کاروں، اور فرانزک ٹیموں کی پہلی لہر کو داخلے کی اجازت ملے گی، تو دنیا کو جدید جنگ میں ایک ایسی تباہی اور انسانی جانوں کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا جو بے مثال ہے۔ حتیٰ کہ ابھی، محدود رسائی اور متنازعہ اعداد و شمار کے ساتھ، تباہی کی تصویر حیران کن ہے۔ لیکن اصل حساب کتاب تب تک نہیں ہوگا جب تک غزہ کھل نہیں جاتا۔

طاقت کی بے مثال ارتکاز

تقریباً 365 کلومیٹر مربع کے رقبے پر—جو کہ ڈیٹرائٹ کے سائز سے کچھ ہی بڑا ہے اور ہیروشیما کا تقریباً ایک تہائی ہے—غزہ نے تاریخ میں ریکارڈ کیے گئے سب سے شدید بمباریوں میں سے ایک کا سامنا کیا ہے۔ آزاد تجزیوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسرائیل نے اکتوبر 2023 سے اب تک **ایک لاکھ ٹن سے زائد دھماکہ خیز مواد** گرایا ہے۔ تناظر کے لیے: ہیروشیما، جو ایک ہی ایٹم بم سے تباہ ہوا، نے **15,000 ٹن ٹی این ٹی** کے برابر طاقت جذب کی۔ اس طرح غزہ کو **چھ ہیروشیما** کی تباہ کن طاقت کا سامنا کرنا پڑا، جو کہ ایک ایسی پٹی پر سکیڑی گئی جو پہلے سے ہی دنیا کے سب سے زیادہ گنجان آباد علاقوں میں سے ایک ہے۔

دوسری عالمی جنگ کے موازنے اس انتہا کو اجاگر کرتے ہیں: ڈریسڈن (3,900 ٹن)، ہیمبرگ (9,000 ٹن)، اور لندن پر بلٹز (18,000 ٹن)—یہ سب مل کر بھی اس سے کم ہیں جو غزہ نے برداشت کیا۔ تاہم، دوسری عالمی جنگ کے برعکس، جہاں صنعتی اور فوجی اہداف اہم تھے، غزہ کی بمباری نے بنیادی طور پر **رہائشی ڈھانچے** کو تباہ کیا۔ اقوام متحدہ اب اندازہ لگاتی ہے کہ تقریباً **80 فیصد تمام ڈھانچے تباہ یا نقصان پہنچے ہیں**، جن میں ہسپتال، اسکول، اور پانی کے نظام شامل ہیں۔ کوئی جدید شہری ماحول اس طرح مکمل طور پر تباہ نہیں ہوا۔

محاصرے کے دوران اموات کی گنتی حقیقت کو کیوں کم کرتی ہے

غزہ کے وزارت صحت سے آنے والے سرکاری اموات کے اعداد و شمار—جو اب **62,000 سے تجاوز کر چکے ہیں**—صرف ان لاشوں کی عکاسی کرتے ہیں جو بازیافت اور رجسٹرڈ ہوئیں، اکثر گرتے ہوئے ہسپتالوں کے ذریعے۔ یہ ان کو شامل نہیں کرتے جو گنے نہیں گئے: وہ جو ابھی تک ملبے کے نیچے پھنسے ہیں، وہ جو ناقابل رسائی زونز میں مرے، اور وہ جو بھوک یا غیر علاج شدہ بیماریوں سے مر گئے۔

آزاد سائنسی مطالعات ایک بلند تر حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ **دی لانسیٹ** (2025) نے کیپچر-ری کیپچر ماڈلز کا استعمال کرتے ہوئے دکھایا کہ 2024 کے وسط تک اموات کو تقریباً **41 فیصد کم گنا گیا تھا**۔ **نیچر** کے غزہ مرگ شماری سروے نے جنوری 2025 تک **75,000 سے زائد پر تشدد اموات** اور بھوک اور نگہداشت کی کمی سے **8,500 غیر پر تشدد اموات** کا تخمینہ لگایا۔ یہ مل کر ایک ایسی اصل تعداد کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو پہلے ہی **80,000–90,000 جانوں** کے قریب ہے۔

بھوک سے ہونے والی اموات خاص طور پر دل دہلانے والی ہیں: اگست 2025 کے آخر تک، اقوام متحدہ کے حمایت یافتہ بھوک مانیٹرز نے شمالی غزہ میں قحط کی تصدیق کی، جس میں کم از کم **300 بھوک سے اموات** ہوئیں، جن میں **117 بچے** شامل ہیں۔ یہ اعداد و شمار، بموں کے ٹن کی طرح، کم سے کم سمجھے جانے چاہئیں۔ مکمل حساب کتاب تب تک سامنے نہیں آئے گا جب تک منظم فرانزک اور وبائی امراض کی تحقیقات ممکن نہ ہوں۔

تفتیش کاروں کا کیا انتظار کر رہا ہے

جب سرحدیں بالآخر کھل جائیں گی، تو خلاصہ حقیقت بن جائے گا۔ صحافی نہ صرف کھنڈرات بلکہ زندہ بچ جانے والوں کی روزمرہ کی جدوجہد کو بھی دستاویز کریں گے۔ اقوام متحدہ کے مشن اجتماعی قبروں، تباہ شدہ محلات، اور اہم بنیادی ڈھانچے کی نقشہ سازی شروع کریں گے۔ فرانزک ٹیمیں—جگہ جگہ کام کرتے ہوئے—لاشیں نکالیں گی، موت کے اسباب کا تعین کریں گی، اور ڈی این اے نمونوں، دانتوں کے ریکارڈ، اور آئسوٹوپ ٹیسٹنگ کے ذریعے افراد کی شناخت کریں گی۔ وبائی امراض کے ماہرین بھوک، سیپسس، غیر علاج شدہ زخموں، اور بیماریوں کے پھیلاؤ سے ہونے والی بالواسطہ اموات کو ٹریک کرنے کے لیے مرگ شماری سروے مرتب کریں گے۔

یہ عمل باریک بینی سے کیا جائے گا۔ ہر بم کا گڑھا ریکارڈ کیا جائے گا، ٹکڑوں کو کیٹلاگ کیا جائے گا اور معروف ہتھیاروں کے نظاموں سے مماثلت کی جائے گی۔ ہر ہسپتال کے کھنڈر کو حملوں کے ریکارڈ اور GPS کوآرڈینیٹس کے مقابلے میں جانچا جائے

گا۔ ہر نکالی گئی قبر کی تصویر کشی کی جائے گی، کیٹلاگ کی جائے گی، اور گواہوں کے بیانات سے جوڑی جائے گی۔ جیسا کہ سربرینیتسا یا روانڈا میں ہوا، نتیجہ ثبوتوں کا ایک پہاڑ ہوگا—بصری، فرانزک، گواہی پر مبنی—جو مل کر ایک ناقابل تردید ریکارڈ بناتا ہے۔

تباہی کی **وسعت** کو دیکھتے ہوئے—ہزاروں مقامات، 100,000 سے زائد تباہ شدہ ڈھانچے—یہ **مہینوں کا کام نہیں بلکہ سالوں** کا کام ہوگا۔ یہ ایک جامع رپورٹ کے ساتھ اختتام پذیر ہوگا جو نقصانات کو مقدار میں بیان کرے گی اور ذمہ داری عائد کرے گی۔

فلسطین ٹریبونل کی طرف

حساب کتاب غزہ تک محدود نہیں رہ سکتا۔ جولائی 2024 میں، **بین الاقوامی عدالت انصاف** نے مشورہ دیا کہ اسرائیل کا مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں آبادکاری کا منصوبہ **بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی** ہے اور اس سے ریاستیں اور اقوام متحدہ کے نظام پر عمل کرنے کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ یہ رائے، تصدیق شدہ قحط اور غزہ کی تباہی کے ساتھ مل کر، ایک وسیع تر احتسابی عمل کے لیے ایک مضبوط قانونی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

ایک **فلسطین ٹریبونل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی** کے زیر اہتمام قائم کیا جا سکتا ہے، جسے **1948 سے آگے** کے جرائم کی جانچ کا اختیار دیا جائے، اور جہاں واضح تعلق موجود ہو وہاں **1948 سے پہلے کے مینڈیٹ دور کے مقدمات** پر غور کرنے کی صوابدیدی اختیار دیا جائے۔ یہ ٹریبونل نہ صرف افراد پر مقدمہ چلائے گا بلکہ اجتماعی نقل مکانی، قتل عام، آبادکاری کی توسیع، منظم فوجی قبضے، اور سرحد پار آپریشنز کا ایک حتمی تاریخی ریکارڈ بھی بنائے گا۔

قیام اور انضمام

جنرل اسمبلی کی قرارداد

جنرل اسمبلی **اپنی امن کے لیے اتحاد** پروسیجر کے تحت ایک قرارداد منظور کر سکتی ہے، جو ٹریبونل قائم کرے اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل سے **ریاست فلسطین** کے ساتھ معاہدہ کرنے کی درخواست کرے۔ اس کے نمونے موجود ہیں: **کمبوڈیا میں ایکسٹرا آرڈینری چیمبرز** اور **شام کے لیے IIIM** جنرل اسمبلی کے اقدامات کے ذریعے قائم کیے گئے جب سلامتی کونسل کی سیاست نے احتساب کو روکا۔

تفتیشی بازو

قرارداد فوری طور پر ایک آزاد **تفتیشی میکانزم** قائم کرے گی، جسے ثبوت محفوظ کرنے اور مقدمات کی فائلیں تیار کرنے کا کام سونپا جائے گا—ٹریبونل کے قیام کے دوران انصاف میں تاخیر کو روکنے کے لیے۔

ICJ اور ICC کے ساتھ انضمام

- **ICJ**: جنوبی افریقہ کی طرف سے دائر کردہ **نسل کشی کا مقدمہ** ICJ کے پاس رہنا چاہیے، جو **ریاستی ذمہ داری** کا فیصلہ کرتا ہے۔ اگر عدالت معاوضہ دیتی ہے، تو جنرل اسمبلی اس معاوضے کا **ایک حصہ ٹریبونل کے زیر انتظام متاثرین کے فنڈ** میں منتقل کرنے کی اجازت دے سکتی ہے، ساتھ ہی رضاکارانہ شراکتیں۔
- **ICC**: ٹریبونل **بین الاقوامی فوجداری عدالت** کے ساتھ رابطہ کاری کرے گا، جو پہلے سے ہی **نیتن یاہو اور گالنٹ** کے خلاف مقدمات چلا رہی ہے۔ ICC جاری رہنما مقدمات پر توجہ مرکوز رکھے گا، جبکہ ٹریبونل **تاریخی اور ساختی جرائم** (ناکبا، آبادکاری، صبرا اور شتیلا، باربار ہونے والی غزہ کی جنگیں) سے نمٹے گا۔

آرکائیو فنکشن

ٹریبونل ایک **مرکزی ثبوتوں کا ذخیرہ** رکھے گا، جو ICC اور IIIM کے معیارات کے ساتھ ہم آہنگ ہوگا، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ **جرائم کا ریکارڈ** آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رہے اور عالمی دائرہ اختیار کے تحت قومی عدالتوں کے لیے قابل رسائی ہو۔

نتیجہ

جب تک غزہ نہیں کھلتا، دنیا علم اور ثبوت کے درمیان ایک لمبو میں رہتی ہے۔ لیکن جب رسائی بالآخر دی جائے گی، تو انکشافات اتنے زبردست ہو سکتے ہیں کہ وہ نہ صرف غزہ کی تباہی بلکہ فلسطین میں ایک صدی طویل عدم سزا کی تاریخ کے ساتھ ایک حساب کتاب کو مجبور کریں گے۔

جس طرح نورمبرگ نے دوسری عالمی جنگ کی آخری لڑائیوں تک محدود نہیں کیا، بلکہ پورے نظام کی مجرمانہ نوعیت کو بیان کیا، اسی طرح ایک **فلسطین ٹریبونل** بھی ابھر سکتا ہے: **1948 کے ناکبا سے 2025 کے غزہ اور اس سے آگے تک مقدمات** سننے کا اختیار رکھتا ہو۔

ایسا ٹریبونل نہ صرف احتساب فراہم کرے گا بلکہ تاریخی سچائی کو بھی بیان کرے گا: کہ فلسطینی عوام کے ساتھ نسلوں تک جو کچھ ہوا وہ تاریخ کا کوئی حادثہ نہیں تھا، بلکہ قوموں کے قانون کی خلاف ورزی میں جرائم کا ایک تسلسل تھا۔

ضمیمہ 1: فلسطین ٹریبونل کا مسودہ آئین (تشریحی نوٹس کے ساتھ)

آرٹیکل 1 - قیام

متن: فلسطین ٹریبونل (''ٹریبونل'') فلسطین اور متعلقہ سرحد پار مقامات پر **15 مئی 1948** سے ہونے والی سنگین بین الاقوامی انسانی قانون اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ذمہ دار افراد کو سزا دینے کے لیے ایک آزاد عدالتی ادارہ کے طور پر قائم کیا جاتا ہے، عدالتی اجازت کے ساتھ **1948 سے پہلے** برطانوی مینڈیٹ کے اندر جرائم کی تفتیش کے **صوابدیدی اختیار** کے ساتھ، جہاں تنازعہ کے ساتھ **واضح تعلق** اور کافی قابل قبول ثبوت موجود ہوں۔ **نوٹ:** 1948 ناکبا اور قبضے کے دور کے جرائم کی ابتدا کو مستحکم کرتا ہے؛ 1948 سے پہلے کی صوابدیدی دائرہ اختیار مینڈیٹ دور کے قتل اور قتل عام کی تفتیش کو ممکن بناتی ہے۔

آرٹیکل 2 - موضوعاتی دائرہ اختیار

متن: (الف) جنگی جرائم؛ (ب) انسانیت کے خلاف جرائم؛ (ج) نسل کشی؛ (د) متعلقہ معاہدوں اور فلسطینی قانون میں تعریف کردہ دہشت گردی، جہاں یہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہو۔ **نوٹ:** اس میں کلاسیکی بین الاقوامی جرائم اور شہریوں/سفارتی تنصیبات کے خلاف دہشت گردی شامل ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ابتدائی اور بعد کے جرائم دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

آرٹیکل 3 - زمانی اور علاقائی دائرہ اختیار

متن: 15 مئی 1948 سے موجودہ وقت تک، 1948 سے پہلے صوابدیدی اختیار کے ساتھ۔ علاقائی دائرہ کار: غزہ، مغربی کنارہ، مشرقی یروشلم، اور سرحد پار اعمال (مثال کے طور پر، بیروت، قاہرہ، روم، تہران، دمشق)۔ **نوٹ:** اس میں قبضہ اور سرحد پار آپریشنز دونوں شامل ہیں۔

آرٹیکل 4 - شخصی دائرہ اختیار

متن: سب سے زیادہ ذمہ دار افراد پر توجہ: سیاسی رہنما، فوجی کمانڈرز، اعلیٰ حکام۔ **نوٹ:** غیر جانبداری کی ضمانت دیتا ہے؛ تمام فریقین پر लाग و ہوتا ہے۔

آرٹیکل 5 - تشکیل

متن: ہائبرڈ ماڈل: مقدمے اور اپیل کی چیمبرز، بین الاقوامی اور فلسطینی ججز، آزاد پراسیکیوٹر، رجسٹری۔ **نوٹ:** کمبوڈیا اور سیرا لیون جیسے نمونوں کی پیروی کرتا ہے۔

آرٹیکل 6 - قابل اطلاق قانون

متن: جنیوا کنونشنز، روم سٹیٹوٹ، ICJ کے مشوراتی آراء، روایتی انسانی قانون، فلسطینی قانون جہاں ہم آہنگ ہو۔ **نوٹ:** پابند بین الاقوامی قانون کو مقامی قانونی حیثیت کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔

آرٹیکل 7 - ملزم کے حقوق

متن: منصفانہ مقدمے کی ضمانتیں، بے گناہی کا مفروضہ، قانونی نمائندگی، اپیل کا حق۔ **نوٹ:** "فاتح کی انصاف" کے الزامات کو روکتا ہے۔

آرٹیکل 8 - متاثرین اور معاوضہ

متن: متاثرین حصہ لے سکتے ہیں اور معاوضہ مانگ سکتے ہیں۔ ICJ کی طرف سے دیے گئے معاوضوں، رضاکارانہ شراکتوں، اور سزا یافتہ افراد کے اثاثوں کو وصول کرنے کے لیے ایک متاثرین کا فنڈ قائم کرتا ہے۔ **نوٹ:** ICJ کے ریاستی سطح کے فیصلوں کو انفرادی اور اجتماعی معاوضوں سے براہ راست جوڑتا ہے۔

آرٹیکل 9 - تعاون اور نفاذ

متن: ریاستیں گرفتاریوں، منتقلیوں، اور ثبوت فراہم کرنے میں تعاون کریں گی۔ سزائیں اقوام متحدہ کی طرف سے نامزد کردہ ریاستوں میں پوری کی جائیں گی۔ **نوٹ:** اگرچہ جنرل اسمبلی کی قراردادیں باب VII کے نفاذ سے محروم ہیں، لیکن وسیع قانونی

حیثیت اور معاہدے تعمیل کو جنم دیں گے۔

آرٹیکل 10 - مدت اور رپورٹنگ

متن: ٹریبونل 15 سال کے قابل تجدید مینڈیٹ کے ساتھ قائم کیا جاتا ہے۔ جنرل اسمبلی کو سالانہ رپورٹس؛ اقوام متحدہ کی تحویل میں آرکائیو ریکارڈز۔ **نوٹ:** احتساب اور تاریخی تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔

ضمیمہ 2: ابتدائی کیس فائلیں (وضاحتی)

مینڈیٹ دور

- 1924 - یعقوب اسرائیل ڈی ہان کا قتل (یروشلم)
- 1944 - لارڈ موئن کا قتل (قاہرہ)
- 1946 - کنگ ڈیوڈ ہوٹل پر بمباری (یروشلم)
- 1948 - دیر یاسین قتل عام (یروشلم)
- 1948 - اقوام متحدہ کے ثالث فوکل برناڈوٹ کا قتل

ابتدائی ریاستی دور

- 1953 - قبیہ قتل عام
- 1956 - کفر قاسم قتل عام
- 1968 - بیروت ایئرپورٹ پر چھاپہ
- 1973 - لیبیئن عرب ایئرلائنز فلائٹ 114 کو مار گرایا گیا
- 1982 - صبرا اور شتیلا قتل عام (شریک جرم)

قبضہ اور غزہ کی جنگیں

- 2001 - غزہ بین الاقوامی ایئرپورٹ کی تباہی
- 2008–09 - آپریشن "کاسٹ لیڈ" (1,166–1,417 فلسطینی ہلاک، اکثریت شہری)

- 2014 - "پروٹیکٹو ایج" (2,125+ فلسطینی ہلاک، 1,600+ شہری)
- 2023–25 - غزہ کی جنگ: بمباری، قحط، 78% ڈھانچوں کی تباہی، 62,122+ اموات (MoH/UN بیس لائن)

سرحد پار

- 2024 - ایرانی سفارتی کمپاؤنڈ پر حملہ (دمشق)
- 2024 - اسماعیل ہانیہ کا قتل (تہران)
- 2025 - صنعاء بین الاقوامی ایئرپورٹ پر حملہ

عصری رہنماؤں کے ڈوزیئرز

- **بنجمن نیتن یاہو (وزیر اعظم)** - غزہ کی جنگ، محاصرہ، بھوک کی پالیسی کے لیے کمانڈ ذمہ داری۔
- **یوآو گالنٹ (وزیر دفاع)** - محاصرے اور بمباری کے لیے براہ راست ذمہ داری۔
- **بیزالیل سموتریچ (وزیر خزانہ)** - آبادکاری کی توسیع، اشتعال انگیزی، آبادکاروں کی تشدد کو فعال کرنا۔
- **اتامار بن گویر (قومی سلامتی کے وزیر)** - آبادکاروں کو ہتھیار دینا، امتیازی پالیسیاں، قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی۔

حوالہ جات

- UNOSAT / OCHA نقصان کا جائزہ، اگست 2025 (~78% ڈھانچے متاثر)۔
- OCHA انسانی صورتحال اپ ڈیٹ #315، اگست 2025 (62,122 اموات)۔
- دی لانسیٹ (جنوری 2025): 64,260 تخمینی صدماتی اموات؛ ~41% کم گنتی۔
- نیچر (جون 2025): غزہ مرگ شماری سروے، 75,200 پرتشدد + 8,540 غیر پرتشدد اموات۔
- IPC قحط کی تصدیق، اگست 2025۔
- ICJ مشوراتی رائے، 19 جولائی 2024: مقبوضہ علاقوں میں آبادکاری کی غیر قانونی حیثیت۔
- ICC پراسیکیوٹر کی گرفتاری کے وارنٹ کے لیے درخواستیں (مئی 2024) اور وارنٹ (نومبر 2024) نیتن یاہو، گالنٹ، اور حماس کے رہنماؤں کے خلاف۔
- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی قرارداد 71/248 (2016): شام کے لیے IIIM۔
- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی قرارداد ECCC: (2003) 57/228B (کمبوڈیا)۔